لال مسجد آپریشن کے خلاف

سپریم کورٹ میں درخواست

مولانا زاہد الراشدی
رکن مجلس عاملہ وفاق المدارس

میں اس وقت جدہ میں ہوں، پرسوں 13 اگست کو عشاء کی نماز کے وقت یہاں پہنچا ہوں، یوم آزادی یہیں گزارا ہے اور آج 15 اگست کو مدینہ منورہ روانہ ہونے سے قبل یہ سطور تحریر کر رہا ہوں۔ مولانا عبدالعزیز کے بھانجے عامر صدیق اور ہمشیرگان محترمات کی پریس کانفرنس کی رپورٹ میں نے سفر کے دوران پڑھی ہے جس میں انہوں نے مولانا عبدالعزیز کی طرف سے اپنے وکیل کی تبدیلی اور وفاق المدارس العربیہ کی جدوجہد پر اطمینان کا اظہار کیا ہے اور یہ تجربہ بیان کیا ہے کہ ان کے بعض نمائندے ان کے اور علماء کرام کے درمیان اختلافات اور غلط فہمیوں کا باعث بنے ہیں۔ میرے نزدیک یہ دونوں باتیں لال مسجد اور جامعہ حفصہ کے حوالے سے دینی جدوجہد کے مستقبل کے لیے بہت اہمیت رکھتی ہیں۔

مولانا عبدالعزیز نے شوکت عزیز صدیقی صاحب کو اپنے خاندان کی طرف سے وکیل مقرر کیا ہے جو لال مسجد آپریشن کے خلاف سپریم کورٹ میں دائر کی جانے والی رٹ میں وفاق المدارس کے بھی وکیل ہیں اور اس طرح وفاق المدارس کی عدالتی جدوجہد اور مولانا عبدالعزیز کی قانونی تگ ودو میں عملی ہم آہنگی کا امکان واضح ہوتا دکھائی دینے لگا ہے جو نہ صرف یہ کہ خوش آئند ہے بلکہ عدالتی جدوجہد کے منظم اور مربوط طور پر آگے بڑھنے کے لیے ضروری بھی ہے۔

اسی طرح اس امر کا احساس بھی اطمینان بخش ہے کہ اس سارے عمل کے دوران کچھ لوگ مولانا عبدالعزیز اور ان کے خاندان کے ساتھ ملک کی اعلیٰ دینی قیادت بالخصوص وفاق المدارس کے رہنماؤں کے مثبت روابط میں رکاوٹ بنتے رہے ہیں۔

مجھے کسی خاص شخصیت سے غرض نہیں اسی لیے میں کسی کا نام نہیں لے رہا لیکن اپنے کم وبیش چالیس سالہ تجربہ کی بنیاد پر لال مسجد کا تنازع شروع ہونے کے دن سے ہی مجھے یہ شدت کے ساتھ محسوس ہوتا رہا ہے کہ کچھ لوگ درمیان میں ضرور موجود ہیں جو اس مقصد کے لیے متحرک ہیں کہ وفاق المدارس کی قیادت، ملک کی دینی جماعتوں اور خاص طور پر اسلام آباد اور راولپنڈی کے سرکردہ علماء کرام سے مولانا عبدالعزیز، غازی عبدالرشید شہید اور ان کے اہل خاندان کو دور رکھا جائے اور غلط فہمیوں اور بے اعتمادی کی ایسی فضا قائم کردی جائے کہ ملک کی عمومی دینی قوت نہ تو اس خاندان کے کام آسکے اور نہ ہی ان کی جدوجہد کو کوئی ایسا رخ دے سکے جو اس دینی محنت کے مثبت طور پر آگے بڑھنے کا ذریعہ بن جائے۔ ایسے افراد دونوں طرف

موجود ہو سکتے ہیں اس لیے اگر اس پہلو سے پوری صورتحال کا از سر نو جائزہ لے لیا جائے تو میرے خیال میں مطلع مزید صاف ہو سکتا ہے اور باہمی اعتماد کی فضا میں مستقبل کے تحریکی امکانات کو بہتر طور پر استعمال کیا جا سکتا ہے۔

وفاق المدارس نے اپنی مجلس شوریٰ کے اجلاس میں پیش کی جانے والی معزز ارکان کی شکایات، اعتراضات، تجاویز اور مطالبات کا جائزہ لینے کے لیے 18 اگست کو کراچی میں مجلس عاملہ کا اجلاس طلب کر رکھا ہے جو ظاہر ہے کہ خاص اہمیت کا حامل ہوگا لیکن میں ملک سے باہر ہونے کی وجہ سے اس میں شریک نہیں ہو سکوں گا، اس لیے اس اجلاس کے ممکنہ ایجنڈے کے بارے میں کچھ ضروری گزارشات اس کالم کے ذریعے پیش کر رہا ہوں البتہ اس سے قبل اس رٹ درخواست کا اردو ترجمہ قارئین کی معلومات کے لیے درج کر رہا ہوں جو لال مسجد کے آپریشن کے خلاف وفاق المدارس کے صدر مولانا سلیم اللہ خان اور سیکرٹری جنرل مولانا قاری محمد حنیف جالندھری کی طرف سے عدالت عظمیٰ میں دائر کی گئی ہے اور اسے سماعت کے لیے منظور کرنے یا نہ کرنے کے بارے میں سپریم کورٹ کا فیصلہ ان سطور کی اشاعت تک غالباً سامنے آ چکا ہوگا۔

وفاق المدارس کے صدر محترم اور سیکرٹری جنرل کی جانب سے عدالت عظمیٰ میں پیش کی جانے والی درخواست کا اردو ترجمہ یہ ہے:

”جناب عالی! درخواست دہندہ وفاق المدارس کے صدر اور سیکرٹری جنرل ہیں جو پاکستان کے دینی مدارس کا ایک وفاق ہے جو دینی مدارس کے نصاب اور ملک بھر میں منعقد کیے جانے والے امتحانات سے متعلق امور کی نگرانی کرتا اور انہیں کنٹرول کرتا ہے اور تقریباً دس ہزار دینی مدارس وفاق المدارس کے ساتھ الحاق رکھتے ہیں۔

☆ لال مسجد و جامعہ حفصہ میں انتہائی غیر انسانی، افسوسناک، ظالمانہ اور دل دہلا دینے والا واقعہ پیش آیا ہے۔ انتظامیہ کے اس غیر قانونی ایکشن کے نتیجے میں جس کی پہلے کوئی مثال نہیں ملتی، سینکڑوں بے گناہوں کو جن میں نوعمر لڑکے، لڑکیاں اور بڑی عمر کے افراد شامل ہیں، قتل کر دیا گیا ہے جبکہ یہ ہر شہری کا بنیادی حق ہے کہ اس کے ساتھ قانون کے مطابق معاملہ کیا جائے اور کسی بھی حال میں اس کے بنیادی حق سے محروم نہ کیا جائے۔

☆ پاکستان کے قوانین یہ قرار دیتے ہیں کہ جو شخص بھی کسی کے قتل کا ذمہ دار ہو، اس کے ساتھ ملک کے قانون کے مطابق معاملہ کیا جائے، چنانچہ مسٹر جسٹس محمد نواز عباسی کی طرف سے چیف جسٹس آف پاکستان کے نام لکھے گئے نوٹ اور اس کے نتیجے میں (عدالت کے) سوموٹو ایکشن نمبر 9، 2007ء میں کہا گیا ہے کہ ”معصوم شہریوں کا قتل خواہ ان دہشت گردوں کے ہاتھوں ہو یا قانون نافذ کرنے والے اداروں سے تعلق رکھنے والے کسی فرد کے ہاتھ سے، صریح طور پر قتل عمد کے دائرہ میں آتا ہے اور اس طرح کے قتل کی انفرادی ذمہ داری کے علاوہ ان تمام لوگوں کو بھی جو اس واقعہ کے ذمہ دار ہیں قانونی نتائج کا سامنا کرنا ہوگا۔“

☆ انتظامیہ کے کہنے پر (جامعہ حفصہ کے) طلبہ نے اپنے آپ کو انتظامیہ کے سامنے پیش کر دیا۔ یہ اعلان کیا گیا تھا کہ جو شخص سرنڈر کرے گا اس کے خلاف کوئی فوجداری مقدمہ قائم نہیں کیا جائے گا، لیکن انتظامیہ اپنے اس وعدہ سے منحرف

ہوگئی ہے جس کے نتیجے میں چالیس سے زیادہ طلبہ ابھی تک سلاخوں کے پیچھے ہیں۔ انتظامیہ یہ بات بھی چھپارہی ہے کہ گمشدہ افراد کہاں ہیں۔

☆ قانون کی رو سے قرآن مجید کی بے حرمتی ایک جرم ہے، جیسا کہ سیکشن 295بی میں درج ہے۔ ''آپریشن سائلنس'' کرنے والے افراد کے ہاتھوں قرآن مجید کی بے حرمتی نے پوری قوم کے جذبات کو مجروح کیا ہے اور جس طریقے سے لاشوں کو ٹھکانے لگایا اور انہیں مسخ کیا گیا، اس نے بھی ہر شہری کو مضطرب کردیا ہے۔

☆ جامعہ حفصہ کو غیر قانونی طور پر مسمار کرنے کے بعد ارباب حل وعقد، قتل کیے جانے والے افراد کی لاشوں کو چھپانے، موقع سے غائب کرنے کی پوری کوشش کررہے ہیں اور اس طرح منہدم عمارت کی جگہ پر موجود ملبے کو وہاں سے ہٹانے اور موجود شواہد کو مسخ کرنے کے مرتکب ہورہے ہیں۔ ان امور کے ذمہ دار افراد کی یہ کارروائی قانونی عمل کو خراب کرنے اور انسانی حقوق میں مداخلت کے مترادف ہے اس لیے مؤدبانہ درخواست کی جاتی ہے کہ درج ذیل افراد کے خلاف ایف آئی آر درج کرنے کا حکم دیا جائے۔

۱۔ جنرل پرویز مشرف، چیف آف آرمی اسٹاف، ۲۔ وزیر داخلہ، ۳۔ کور کمانڈر ہیڈ کوارٹر ایکس کورز راولپنڈی، ۴۔ چیف کمشنر اسلام آباد، ۵۔ ڈپٹی کمشنر اسلام آباد، ۶۔ آئی جی پولیس اسلام آباد۔

☆ مسمار کی جانے والی عمارت کے ملبے کو جوں کا توں رہنے دیا جائے اور جب تک باقاعدہ تفتیش مکمل نہیں ہوجاتی نہ تو ملبے میں موجود شواہد کو مسخ کیا جائے اور نہ اسے وہاں سے ہٹایا جائے۔

☆ ذمہ داران کے خلاف سیکشن 295بی کے تحت قرآن مجید کی دانستہ توہین اور لاشوں کی بے حرمتی کرنے کے فوجداری مقدمات درج کیے جائیں۔

☆ سرنڈر کرنے کے بعد گرفتار کیے جانے والے افراد کو فوری طور پر رہا کیا جائے۔

☆ انتظامیہ کو حکم دیا جائے کہ وہ تمام گمشدہ افراد سے متعلق معلومات مہیا کرے۔''

یہ لال مسجد آپریشن کے خلاف وفاق المدارس کی رٹ درخواست کا متن ہے جس کے ذریعے وفاق المدارس نے اس حوالے سے اپنی آئندہ جدوجہد کا رخ متعین کرلیا ہے اور میرے خیال میں وفاق المدارس کی مجلس عاملہ کو اپنے 18 اگست کے اجلاس میں اسی عدالتی وقانونی جدوجہد کو سنجیدگی اور ربط ونظم کے ساتھ آگے بڑھانے کی حکمت عملی طے کرنی چاہیے کیونکہ یہ عدالتی جنگ اگر صحیح طریقہ سے لڑی گئی تو اس کے انتہائی دوررس نتائج سامنے آئیں گے۔

باقی رہی بات عوامی تحریک کی تو میں اس سلسلے میں اپنے اس موقف پر پورے شرح صدر کے ساتھ قائم ہوں کہ یہ وفاق المدارس کا کام نہیں بلکہ دیگر دینی جماعتوں کی ذمہ داری ہے البتہ اگر وفاق المدارس دینی جماعتوں کو اس سلسلے میں مشاورت کے لیے جمع کرنے کی غرض سے داعی اور میزبان کا کردار ادا کرنا چاہے تو اس میں بظاہر کوئی حرج کی بات نہیں۔

☆......☆......☆